سورة الاعراف

آیات ۸۵ - ۹۱

وَ اِلٰی مَدۡیَنَ اَخَاہُمۡ شُعَیۡبًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰہٍ غَیۡرُہٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ
بَیِّنَۃٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ الۡمِیۡزَانَ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَہُمۡ وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی
الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۚ﴿۸۵﴾ وَ لَا تَقۡعُدُوۡا بِکُلِّ صِرَاطٍ
تُوۡعِدُوۡنَ وَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ مَنۡ اٰمَنَ بِہٖ وَ تَبۡغُوۡنَہَا عِوَجًا ۚ وَ اذۡکُرُوۡۤا اِذۡ کُنۡتُمۡ
قَلِیۡلًا فَکَثَّرَکُمۡ ۪ وَ انۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُفۡسِدِیۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ اِنۡ کَانَ طَآئِفَۃٌ مِّنۡکُمۡ اٰمَنُوۡا
بِالَّذِیۡۤ اُرۡسِلۡتُ بِہٖ وَ طَآئِفَۃٌ لَّمۡ یُؤۡمِنُوۡا فَاصۡبِرُوۡا حَتّٰی یَحۡکُمَ اللّٰہُ بَیۡنَنَا ۚ وَ ہُوَ خَیۡرُ
الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ اسۡتَکۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ لَنُخۡرِجَنَّکَ یٰشُعَیۡبُ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا
مَعَکَ مِنۡ قَرۡیَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِیۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوۡ کُنَّا کٰرِہِیۡنَ ۟ۚ﴿۸۸﴾ قَدِ افۡتَرَیۡنَا عَلَی اللّٰہِ
کَذِبًا اِنۡ عُدۡنَا فِیۡ مِلَّتِکُمۡ بَعۡدَ اِذۡ نَجّٰنَا اللّٰہُ مِنۡہَا ؕ وَ مَا یَکُوۡنُ لَنَاۤ اَنۡ نَّعُوۡدَ فِیۡہَاۤ اِلَّاۤ اَنۡ
یَّشَآءَ اللّٰہُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا کُلَّ شَیۡءٍ عِلۡمًا ؕ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلۡنَا ؕ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ
قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ﴿۸۹﴾ وَ قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِہٖ لَئِنِ اتَّبَعۡتُمۡ
شُعَیۡبًا اِنَّکُمۡ اِذًا لَّخٰسِرُوۡنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتۡہُمُ الرَّجۡفَۃُ فَاَصۡبَحُوۡا فِیۡ دَارِہِمۡ جٰثِمِیۡنَ ۚۖ﴿۹۱﴾

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ

وَاِلٰى مَدْيَنَ - اور (ہم بھیج چکے ہیں) مدین والوں کی طرف

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا - ان کے بھائی شعیب کو

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ - انہوں نے کہا اے میری قوم اللہ کی بندگی کرو

مَا لَكُمْ - نہیں ہے تمہارے لیے

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ - کوئی بھی الٰہ اس کے علاوہ

جَاءَ يَجِيءُ ، مَجِيْئًا - آنا

قَدْ جَآءَتْكُمْ - آچکی ہے تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ - ایک واضح (نشانی) تمہارے رب (کی طرف) سے

فَاَوْفُوا الْكَيْلَ - پس تم پورا کرو ناپنے کو

أَوْفَى يُوفِي ، إيفاءً - پورا کرنا (IV)

كَيْل - پیمانے سے غلہ وغیرہ ماپنا- ماپ

وَالْمِيْزَانَ - اور ترازو کو

مِيزان - ترازو

وَلَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ وَلَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۚ‏ ﴿۸۵﴾

وَلَا تَبۡخَسُوا - اور نہ گھٹا کر دو

النَّاسَ اَشۡيَآءَهُمۡ - لوگوں کو ان کی چیزیں

وَلَا تُفۡسِدُوۡا - اور نہ فساد کرو

فِى الۡاَرۡضِ - زمین میں

بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا - اس کی اصلاح کیے جانے کے بعد

ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ - یہ بہتر ہے تمہارے لیے

اِنۡ كُنۡتُمۡ - اگر تم ہو

مُّؤۡمِنِيۡنَ - ایمان لانے والے

بَخَسَ يَبْخَسُ ، بَخْسًا - کم کرنا، بے انصافی کرنا

بدل میں ناقص یا گھٹیا چیز دینا

وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُودَةٍ انہوں نے یوسفؑ کو حقیر سی قیمت (چند دراہم) میں بیچ دیا

وَاِلٰی مَدۡیَنَ اَخَاهُمۡ شُعَیۡبًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ بَیِّنَةٌ مِّنۡ
رَّبِّکُمۡ فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ الۡمِیۡزَانَ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَهُمۡ وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ؕ
ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ۚ ﴿٨٥﴾

اور مدین والوں کی طرف ہم نے ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا اس نے کہا "اے برادران قوم، اللہ کی بندگی کرو، اُس کے سوا تمہارا کوئی خدا نہیں ہے تمہارے پاس تمہارے رب کی صاف رہنمائی آ گئی ہے، لہٰذا وزن اور پیمانے پورے کرو، لوگوں کو اُن کی چیزوں میں گھاٹا نہ دو، اور زمین میں فساد برپا نہ کرو جب کہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے، اسی میں تمہاری بھلائی ہے اگر تم واقعی مومن ہو

And to Midian We sent forth their brother Shu'ayb He exhorted them: O my people! Serve Allah, you have no god but Him. Indeed a clear proof has come to you from your Lord. So give just weight and measure and diminish not to men their things and make no mischief on the earth after it has been set in good order. That is to your own good, if you truly believe

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

قوم شعیب کی تاریخ اور حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت

- مَدْیَن ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تیسری بیوی قطوراء کے صاحبزادے مدیان کی اولاد ہیں۔ان کی طرف منسوب ہونے کے باعث آل مدین یا آل مدیان کہلاتے ہیں یہ پوری قوم مدیان کی اولاد پر ہی مشتمل نہ تھی بلکہ جو لوگ ان کے ہاتھ پر ایمان لائے یا وہاں بس جانے کی وجہ سے اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے لگے وہ بھی مدین یا آل مدین کہلائے۔یوں یہ علاقہ مدین، مدیان اور بنی مدین کہلایا، اس کو مدائن شعیب اور ایکہ (جسے قرآن میں اصحاب الایکہ کہا گیا ہے) سے بھی یاد کیا جاتا ہے
- مدین کا اصل علاقہ حجاز کے شمال مغرب اور فلسطین کے جنوب میں بحر احمر اور خلیج عقبہ کے کنارے پر واقع تھا۔
- قدیم زمانے میں ایک تجارتی شاہراہ بحر احمر کے کنارے یمن سے مکہ اور ینبوع ہوتی ہوئی شام جاتی تھی اور ایک دوسری تجارتی شاہرہ عراق سے مصر جاتی تھی، ان دونوں کے عین چوراہے میں اہل مدین ان کی بستیاں آباد تھیں
- اپنے محل وقوع کی اہمیت اور افادیت کے باعث ان کے باقی متمدن ملکوں سے قریبی تعلقات بھی قائم تھے اور تجارتی روابط کے باعث ان کی مالی اور اقتصادی حالت نہایت مضبوط تھی۔
- اہل مدین کا بنیادی پیشہ چونکہ تجارت تھا اس لیے جب ان میں عقیدے کی خرابی کے ساتھ ساتھ اخلاقی فساد پیدا ہوا تو وہ سارے عیوب ان میں در آئے جو عام طور پر کاروباری بے راہ روی کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ۗ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ
لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ۗ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝٨٥

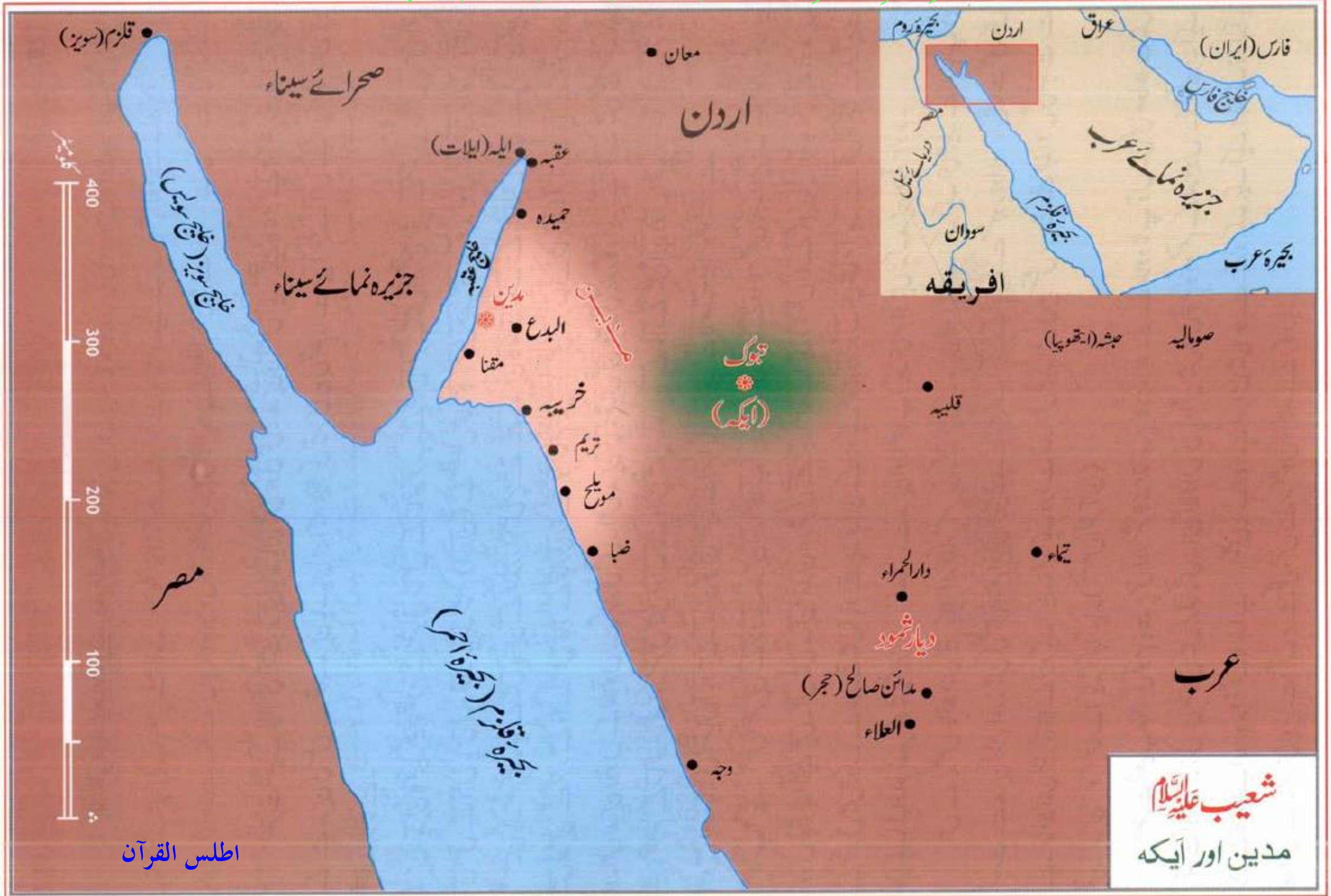

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ
لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

قوم شعیب کی تاریخ اور حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت

- اصحابِ مدین میں بگاڑ کے بعد دین حق کی آواز پہلی مرتبہ حضرت شعیب علیہ السلام کے ذریعہ سے پہنچی تھی
- بنی اسرائیل کی طرح ابتداء میں وہ بھی مسلمان ہی تھے اور شعیب علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کی حالت ایک بگڑی ہوئی مسلمان قوم کی سی تھی
- حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد چھ سات سو برس تک مشرک اور بداخلاق قوموں کے درمیان رہتے رہتے یہ لوگ شرک بھی سیکھ گئے تھے اور بداخلاقیوں میں بھی مبتلا ہو گئے تھے، مگر اس کے باوجود ایمان کا دعویٰ اور اس پر فخر برقرار تھا۔
- حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی بنیادی دعوت یعنی عقیدے کی خرابی کی اصلاح کے ساتھ ساتھ ان کے کاروباری خرابیوں پر بطور خاص تنقید فرمائی
- " کہ ساری برائیوں کی جڑ یہ ہے کہ تم نے زمین پر اپنے آپ کو ایک خودرو پودا سمجھ لیا ہے جس کے وجود کا کوئی مقصد نہیں اور نہ اسے کبھی جوابدہی کرنی ہے، وہ زندگی کے لیے زندہ ہے، جیسے چاہے کھائے پیئے، کمائے، مکان بنائے بیوی بچے ہوں، اپنی خوہشات کے سمندر میں ڈبکیاں لگاتا پھرے، اس کے ارادوں میں نیک وبد کی کسی تمیز کا سوال نہیں، نہ زندگی کی کوئی جہت، نہ منزل، جس معاشرے میں رہتا ہے اس میں نہ کوئی حقوق ہیں نہ فرائض، اخلاقیات کے تصور سے عاری، نہ کسی اگلی زندگی کا تصور۔ ایک بالکل نباتاتی اور حیوانی زندگی کی سطح

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ
لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ﴿۸۵﴾

شعیبؑ نے بھی سابقہ انبیاء کرام کی طرح قوم پر فسادفی الارض کو واضح کیا

- شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم پر حیوانی سطح کی زندگی کا یہ تصور واضح کیا اور اس کی قباحت اور شناحت سامنے لے کے آئے۔ آپؑ نے انہیں کہا کہ یہی وہ تصور ہے جس نے تمہاری زندگیوں کو نیکی کے نور سے محروم کردیا ہے تمہاری انسانیت حیوانیت کی نذر ہو گئی ہے، تمہارے سامنے طلب زر کے سوا اور کوئی مقصد نہیں تم دوسروں سے بالا بلند رہنا چاہتے ہو چاہے اس کے لیے تمہیں دوسروں کا خون پینا پڑے۔ تمہارے زندگی کے اسی تصور نے اللہ کی زمین کو فساد سے بھر دیا ہے

- یاد رکھو ! تمہارے خالق نے ایک مقصد زندگی دے کر پیدا کیا ہے اس مقصد زندگی کو پورا کرنے کے لیے اس نے ایک قانون عطا کیا ہے اور اس قانون کو پہنچانے اور دنیا میں اسے برپا کرنے کے لیے اللہ نے اپنے رسول بھیجے انھوں نے آکر یہ تعلیم دی کہ تمہیں یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، ایک دن تمہیں موت آئے گی اور یہ موت بھی آخری موت نہیں ہوگی پھر ایک دن ایسا آئے گا جب ہر شخص اللہ کے سامنے زندگی کے اعمال کا حساب دینے کے لیے پیش کیا جائے گا، تمہاری اخروی اور دائمی زندگی کی نجات و فلاح اس بات میں مضمر ہے کہ تم اس دنیا میں اپنے خالق کی بات مان کر اس دنیا میں اپنے معاملات کو ٹھیک کرو

- اس قوم میں دو بنیادی برائیاں جو فساد فی الارض کا باعث تھیں ، اللہ کے ساتھ شرک اور تجارتی معاملات میں بددیانتی۔ اسی فساد کی اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ نے شعیب علیہ السلام کو اس قوم میں مبعوث فرمایا اور آپؑ نے اِن برائیوں کی شدید قباحت ان پر واضح کرکے انہیں اللہ پر ایمان اور معاملات میں امانت و دیانت کی دعوت دی

وَاِلٰی مَدۡیَنَ اَخَاهُمۡ شُعَیۡبًا ؕ قَالَ یٰقَوۡمِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ اِلٰهٍ غَیۡرُهٗ ؕ قَدۡ جَآءَتۡکُمۡ بَیِّنَةٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَ الۡمِیۡزَانَ وَ لَا تَبۡخَسُوا النَّاسَ اَشۡیَآءَهُمۡ وَ لَا تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ بَعۡدَ اِصۡلَاحِهَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ ﴿۸۵﴾

شعیب علیہ السلام کی دعوت

- شعیب علیہ السلام کی قوم میں شرک اور لین دین میں بد دیانتی کے علاوہ دیگر برائیاں بھی تھیں (جیسے راہزنی اور ڈاکہ زنی، زبردستی کا ٹیکس) لیکن آپؑ نے قوم کو دعوت کا آغاز شرک سے بچنے اور اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لانے سے کیا
- یہ اس لیے کہ پوری انسانی زندگی اور اس کے معاملات کا دار و مدار اِسی ایک حقیقت سے جڑا ہوا ہے، انسان کے اعمال، اخلاق اور اس کا باہمی طرز عمل اسی سرچشمے سے پھوٹتے ہیں، جب تک انسانی زندگی کی تعمیر اس بنیاد پر نہ ہوگی انسان کا کوئی عمل قائم و استوار نہیں رہ سکتا
- آپ نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی طرف متوجہ فرمایا کہ کیسے اس نے تم پر انعامات کیے (تجارتی شاہراؤں کے سنگم پر ہونے کے باعث تمہیں جو فوائد ہیں، انہیں یاد کرو) ان پر اللہ کا شکرادا کرو، آپس کے (معاشرتی و تجارتی) معاملات میں عدل وانصاف کرو، ناپ تول میں کمی نہ کرو، یہ پورے نظام معاشرت و معیشت کے درہم برہم کردینے کے ہم معنی ہے، یہ فساد فی الارض ہے، اگر تم اس روش پر قائم رہے تو بالآخر تمدن کی عمارت کی کوئی اینٹ بھی اپنے مقام پر قائم نہ رہ سکے گی اس لیے کہ خدا نے آسمان وزمین کو ایک میزان پر قائم کیا ہے۔ اور اس میں بگاڑ کا مطلب انسانی زندگی میں کلی بگاڑ ہے جو اللہ کو ہرگز پسند نہیں
- اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے کئی انبیاء علیہم السلام کو بھیجا جنھوں نے انسانی معاشروں میں بگاڑ کی اصلاح کی اب تم پھر اس فساد اور بگاڑ کو معاشرے میں عام مت کرو

وَاِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۸۵﴾

ناپ تول میں کمی

- ناپ تول میں کمی کو قرآن مجید میں تطفیف کہا گیا ہے اور در حقیقت تطفیف کا اطلاق بہت وسیع ہے یعنی حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد، ان کو ٹھیک طرح سے انجام دینا اور معاملات میں ٹھیک ٹھیک اپنی ذمہ داری کا ادا کرنا
- یہ محض ناپ تول کی کمی کا کوئی معمولی سا معاملہ نہ تھا یہ ایک قوم کا طرزِ عمل تھا، قوم کی بے اعتدالی تھی، انسانوں کے حقوق پر ڈاکہ تھا، بد دیانتی کا چلن تھا، انسانوں کے باہمی اعتماد کا قتل تھا، فرائض کی پامالی تھی، انسانی جبلت اور فطرت سے انحراف تھا، فساد فی الارض کی بدترین شکل تھی
- لوگوں کا مال ناحق کھانا، لین دین کے معاملات میں دھوکہ بازی، ماپ تول میں کمی وبیشی، ذخیرہ اندوزی، غلط بیانی، ظلم کی بدترین اقسام میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سخت مبغوض
- تجارتی امور اور لین دین میں پاکیزگی اور دیانتداری کو اتنی اہمیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کے ساتھ ساتھ ایک جلیل القدر پیغمبر (شعیب علیہ السلام) کو اس بگاڑ کی اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا

☜ حضرت شعیب علیہ السلام کی یہ الٰہی ذمہ داری، آپؑ کی دعوت اور دعوت کے نتائج (قوم کا انکار وانجام) جس کا تذکرہ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر، اس بات کا واضح اور بین ثبوت ہے کہ اسلام میں (یعنی اللہ تعالیٰ نے) انسانی معاملات (جیسا کہ مالی معاملات، لین دین، معاشرتی معاملات و دیگر تمام معاملات) کو انسانوں کے لیے بھیجے گئے نظام سے باہر نہیں رکھا اور انسانوں کو ان معاملات پر اپنی مرضی کا آزادانہ تصرف کا حق نہیں دیا

وَلَا تَقۡعُدُوۡا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوۡعِدُوۡنَ وَ تَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبۡغُوۡنَهَا عِوَجًا ۚ

وَلَا تَقۡعُدُوۡا - اور نہ بیٹھو تم

قعَدَ يَقعُدُ ، قُعُوْدًا و مَقْعَداً - بیٹھنا

بِكُلِّ صِرَاطٍ - ہر ایک راہ پر

صِراط - راستہ، گذرگاہ

تُوۡعِدُوۡنَ - دھمکی دیتے ہوئے

(و ع د)

أوْعَدَ يُوْعِدُ ، إيْعَادًا - ڈرانا، دھمکانا (IV)

وَ تَصُدُّوۡنَ - اور روکتے ہوئے

صَدَّ يَصُدُّ ، صَدًّا - روکنا (اور رکنا بھی)

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ - اللہ کی راہ سے

مَنۡ اٰمَنَ بِهٖ - اس کو جو ایمان لایا اس پر

وَتَبۡغُوۡنَهَا - اور تلاش کرتے ہوئے اس میں

بَغَى يَبْغِي ، بَغْيًا - چاہنا، تلاش کرنا، زیادتی کرنا

عِوَجًا - کوئی کجی

عِوَج - کجی (جو عقل و شعور سے سمجھ آئے)

عَوَج - کجی (جو آنکھوں سے نظر آئے)

وَاذْكُرُوْٓا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۠ وَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۸۶﴾

وَاذْكُرُوْٓا - اور یاد کرو

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا - جب تم تھوڑے تھے

فَكَثَّرَكُمْ - پھر اس نے تم کو زیادہ کیا

وَانْظُرُوْا - اور غور کرو

كَيْفَ كَانَ - کیسا تھا

عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ - فساد پھیلانے والوں کا انجام

كَثَّرَ يُكَثِّرُ ، تَكْثِيْرًا - زیادہ کرنا (II)

اردو میں : کثیر، کثرت، اکثر، کوثر

عاقبت - کسی فعل کا نتیجہ، انجام آخرت (جہاں دنیاوی اعمال نتیجہ/انجام سامنے آئے گا)

وَاِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ ﴿۸۷﴾

وَاِنْ كَانَ - اور اگر ہے

طَآئِفَةٌ مِّنْكُمْ - ایک ایسا گروہ تم میں سے

طائِفَہ - جماعت ، گروہ، فرقہ، ملت، ہمراہی لوگ

اٰمَنُوْا بِالَّذِیْٓ - جو ایمان لایا اس پر

اُرْسِلْتُ بِهٖ - میں بھیجا گیا جس کے ساتھ

وَ طَآئِفَةٌ لَّمْ یُؤْمِنُوْا - اور ایک ایسا گروہ جو ایمان نہیں لایا

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى - تو صبر کرو یہاں تک کہ

حکَمَ یَحکُم ، حُکْمًا و حِکْمةً
فیصلہ کرنا

یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَنَا - فیصلہ کرے اللہ ہمارے درمیان

وَ هُوَ خَیْرُ الْحٰكِمِیْنَ - اور وہ فیصلہ کرنے والوں کا بہترین ہے

(اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے)

وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا
إِذْ كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾ وَإِن كَانَ طَائِفَةٌ مِّنكُمْ آمَنُوا
بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّىٰ يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ﴿٨٧﴾

اور (زندگی کے) ہر راستے پر رہزن بن کر نہ بیٹھ جاؤ کہ لوگوں کو خوف زدہ کرنے اور ایمان لانے والوں کو خدا کے راستے سے روکنے لگو اور سیدھی راہ کو ٹیڑھا کرنے کے درپے ہو جاؤ یاد کرو وہ زمانہ جبکہ تم تھوڑے تھے پھر اللہ نے تمہیں بہت کر دیا، اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ دنیا میں مفسدوں کا کیا انجام ہوا ہے، اگر تم میں سے ایک گروہ اس تعلیم پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، ایمان لاتا ہے اور دوسرا ایمان نہیں لاتا، تو صبر کے ساتھ دیکھتے رہو یہاں تک کہ اللہ ہمارے درمیان فیصلہ کر دے، اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

And do not lie in ambush by every path [of life] seeking to overawe or to hinder from the path of Allah those who believe, nor seek to make the path crooked. Remember, how you were once few, and then He multiplied you, and keep in mind what was the end of mischief makers. And if there are some among you who believe in the message that I bear while some do not believe, have patience till Allah shall judge between us. He is the best of those who judge.

وَلَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۸۶

حضرت شعیب علیہ السلام کے مقابلہ میں قوم مدین کی کوششیں

- اس آیتِ کریمہ میں قوم شعیب کی ان سرگرمیوں کی طرف اشارہ ہے جو وہ حضرت شعیب کے ساتھیوں کو ہراساں اور خوف زدہ کرنے اور ایمان کی راہ سے ہٹانے کے لیے اختیار کیے ہوئے تھے۔
- جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ اہل مدین سرراہ بیٹھ جاتے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آنے جانے والوں کو روکتے اور قبول حق سے منع کرتے اور اگر موقع لگ جاتا تو ان لوگوں کو لوٹ لیتے اور اگر اس پر بھی کوئی خوش قسمت حق پر لبیک کہہ دیتا تو اس کو ڈراتے۔ دھمکاتے اور قتل کر ڈالنے کا ڈراوا دیتے اور طرح طرح سے کجروی پر آمادہ کرتے
- روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ یہ لوگ راستوں پر ناکے لگا کر لوگوں سے زبردستی ٹیکس وصول کرتے۔ کبھی ڈرا دھمکا کر ان کی بے عزتی کرتے اور ان کا سب مال واسباب چھین لیتے۔ (لَا يَدخُلُ الجنَّةَ صَاحِبُ مَكْسٍ - أبي داؤد)
- قدیم اور جدید تمام ادوار میں اہل کفر و باطل ، اہل حق کے راستے تمام وسائل لگا کر روکتے رہے ہیں
- حضرت شعیب نے اپنی قوم کے متکبر سرداروں کے ضمیروں کو دستک دیتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی اس طرح کی معاندانہ اور سرکشانہ سرگرمیوں کو ترک کرکے راہ حق و ہدایت کو اپناؤ۔ غنڈہ گردی کے ان طور طریقوں سے باز آجاؤ اور ایمان کے نور سے منور ہو جانے والے ان سچے اور مخلص مسلمانوں کو ڈرانے دھمکانے کی روش کو چھوڑ دو اور ان بندگان صدق و صفا کے درپے آزار ہو کر اپنی محرومی اور بدبختی کی سیاہی کو اور پکا مت کرو

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ فِىۡ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَلَوۡ كُنَّا كٰرِهِيۡنَ ﴿۸۸﴾

قَالَ الۡمَلَاُ الَّذِيۡنَ - کہا سرداروں نے جنہوں نے

اسۡتَكۡبَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ - تکبر کیا ان کی قوم میں سے

لَنُخۡرِجَنَّكَ يٰشُعَيۡبُ - ہم لازماً نکال دیں گے تم کو اے شعیب

أخْرَجَ يُخْرِجُ ، إخْرَاجًا نکالنا

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَكَ - اور ان کو جو ایمان لائے تمہارے ساتھ

مِنۡ قَرۡيَتِنَاۤ - اپنی بستی سے

قَرْيَة - بستی ، شہر، قصبہ، گاؤں

اَوۡ لَتَعُوۡدُنَّ - یا تم لوگ لازماً واپس ہوگے

عَادَ يَعُوْدُ ، عَوْدًا - واپس آنا، لوٹنا

فِىۡ مِلَّتِنَا - ہماری ملت میں

قَالَ اَوَلَوۡ - انہوں (شعیبؑ) نے کہا اور کیا اگر

كُنَّا كٰرِهِيۡنَ - ہم ہوں کراہت کرنے والے (واپسی سے)؟

كَرِهَ يَكْرَهُ ، كَرَاهَةً - ناپسند کرنا

قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا مَعَكَ مِنْ
قَرْيَتِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ۭ قَالَ اَوَلَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ﴿٨٨﴾

اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا تھے، اس سے کہا کہ
"اے شعیبؑ، ہم تجھے اور اُن لوگوں کو جو تیرے ساتھ ایمان لائے ہیں اپنی بستی
سے نکال دیں گے ورنہ تم لوگوں کو ہماری ملت میں واپس آنا ہوگا" شعیبؑ نے
جواب دیا "کیا زبردستی ہمیں پھیرا جائے گا خواہ ہم راضی نہ ہوں؟

The haughty elders of his people said: 'O Shu'ayb! We shall certainly banish you and your companions-in-faith from our town, or else you shall return to our faith.' Shu'ayb said: 'What! Even though we abhor [your faith]?

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَنُخْرِجَنَّكَ يٰشُعَيْبُ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا كٰرِهِيْنَ ۟ۚ ﴿۸۸﴾

قوم شعیب کے سرداروں کا تکبر اور دھمکی

- قوم شعیب نے حضرت شعیبؑ کی صدق و خلوص اور درد و سوز بھری نصیحتوں کو ٹھکرادیا اور صاف صاف کہہ دیا کہ اگر وہ ان کی خیانتوں اور بد دیانتیوں کی تائید نہیں کریں گے تو وہ انہیں بستی سے نکال باہر کریں گے، اس سے بچنے کی ایک صورت یہ ہے کہ تم اپنے نئے دین سے لاتعلّقی کرو اور ہماری ملت میں واپس آجاؤ
- یہ مکان و زمان سے ماوراء جاہلیت کے مزاج اور اس کی بد ذوقی کا اظہار ہے ، جاہلیت کبھی نیک طینت، نیک سیرت کرداروں کو ٹھنڈے پیٹ برداشت نہیں کرتی (آپ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کو بھی مکہ کی عرب جاہلیت اس طرح شہر بدر کرنے کا سوچ رہی تھی ــ اہل ایمان کی تربیت اور تشفی کا سامان)
- شعیب علیہ السلام نے وطن سے نکالے جانے کی دھمکی کو تو بالکل نظرانداز کردیا (اس لیے کہ ایمان کی خاطر وطن کی کوئی اہمیت نہیں) لیکن ان کی دوسری دھمکی کا نوٹس لیا اور اس کا جواب بڑے واضح اور قطعی لفظوں میں دیا (تفصیل اگلی آیت میں)
- اپنے دین کو چھوڑ کر دوبارہ ان کے دین باطل میں داخل ہونے سے حضرت شعیب نے اپنی اور مسلمانوں کی طرف سے انکار کردیا کہ وتو اس بات سے سخت کراہت کرتے ہیں کہ وہ دین حق کو چھوڑ کر جاہلیت کو اپنائیں

اگر مُلک ہاتھوں سے جاتا ہے جائے تُو احکامِ حق سے نہ کر بے وفائی

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِىْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ

قَدِ افْتَرَيْنَا - یقیناً ہم تو گھڑ چکے ہوں گے

اِفْتَرٰی - (جھوٹ) گھڑنا (VIII)

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا - اللہ پر ایک جھوٹ

اِنْ عُدْنَا فِىْ مِلَّتِكُمْ - اگر ہم واپس ہوں گے تمہاری ملت میں

بَعْدَ اِذْ - اس کے بعد کہ جب

نَجَا يَنْجُوْ ، نَجَاءً وَ نَجَاةً - نجات پانا

أَنْجَى يُنْجِي ، إِنْجَاءً - نجات دینا (IV)

نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا - نجات دی ہم کو اللہ نے

وَ مَا يَكُوْنُ لَنَاۤ - اور نہیں ہوگا (ممکن) ہمارے لیے

عَادَ يَعُوْدُ ، عَوْدًا - واپس آنا، لوٹنا

اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَا - کہ ہم واپس ہوں اس میں

اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا - سوائے اس کے کہ چاہے اللہ جو ہمارا رب ہے

وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيۡءٍ عِلۡمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا ؕ رَبَّنَا افۡتَحۡ بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ ﴿۸۹﴾

وَسِعَ رَبُّنَا - وسیع ہوا ہمارا رب

كُلَّ شَيۡءٍ عِلۡمًا - ہر چیز پر بلحاظ علم کے

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡنَا - اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا

رَبَّنَا افۡتَحۡ - اے ہمارے رب تو فیصلہ کردے

فَتَحَ يَفْتَحُ ، فَتْحًا - فتح کرنا، فیصلہ کرنا، ظاہر کرنا، طے کرنا، کھولنا

بَيۡنَنَا وَبَيۡنَ قَوۡمِنَا - ہمارے درمیان اور ہماری قوم کے درمیان

بِالۡحَقِّ - حق کے ساتھ

وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡفٰتِحِيۡنَ - اور تو فیصلہ کرنیوالوں کا سب سے بہتر ہے

(اور تو سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے)

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَ مَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ
نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ
بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

ہم اللہ پر جھوٹ گھڑنے والے ہوں گے اگر تمہاری ملت میں پلٹ آئیں جبکہ اللہ ہمیں اس سے نجات دے چکا ہے ہمارے لیے تو اس کی طرف پلٹنا اب کسی طرح ممکن نہیں الا یہ کہ خدا ہمارا رب ہی ایسا چاہے ہمارے رب کا علم ہر چیز پر حاوی ہے، اُسی پر ہم نے اعتماد کر لیا اے رب، ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان ٹھیک فیصلہ کر دے اور تو بہترین فیصلہ کرنے والا ہے

If we return to your faith after Allah has delivered us from it we would be fabricating a lie against Allah. nor can we return to it again unless it be by, the will of Allah, our Lord. Our Lord has knowledge of all things, and in Allah we put our trust. Our Lord! Judge rightly between us and our people, for You are the best of those who judge.'

محمد اقبال

قَدِ افْتَرَيْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا فِيْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَا ؕ وَمَا يَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَاۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾

ارتداد کی دعوت اور جلاوطنی کی دھمکی پر اللہ کے پیغمبر کا جواب

- شعیب علیہ السلام کی جواب بڑا ہی فیصلہ کن اور دو ٹوک ہے، آپ کے جواب میں ایمان پر غیر متزلزل عزم کا اظہار بھی ہے اور ملت کفر سے انتہائی بیزاری کا اعلان بھی۔
- آپ نے اس ملت (کفر) کو ایک جھوٹ کا مجموعہ (افتراء علی اللہ) قرار دیا جس کی نسبت کسی سند کے بغیر اللہ کی طرف کر دی گئی
- آپ نے مزید فرمایا جب اللہ نے اپنے فضل و رحمت سے اس ملتِ کفر کی لعنت سے ہمیں نجات دی تو ہمارے لیے اس میں دوبارہ مبتلا ہونے کا کیا سوال ہے؟
- بالکل واضح طور پر سن لو! اب ہمارے لیے تمہاری ملت میں واپس آنے کا کوئی امکان نہیں ہے۔ ہاں اللہ کی مشیئت ہر چیز غالب آئے، ان آزمائشوں میں کامیاب اترنا اسی کی بخشی ہوئی توفیق پر منحصر ہے، یہ صرف اسی کو علم ہے کہ کس کے لیے کیا مقدر ہے اور کس کا انجام کیا ہونا ہے؟ ہمارا بھروسہ صرف اللہ ہی پر ہے۔ اسی نے ہماری اس راہ کی طرف رہنمائی فرمائی ہے اور اسی سے یہ امید ہے کہ وہ ہمیں ٹھکانے لگائے گا
- کفر کی فصل بالکل پک جانے (جب کفر نیکی اور نیک کی طرف بلانے والوں کو مزید اپنے اندر برداشت نہیں کرتا) پر آپ نے اللہ سے دعا کی اے ہمارے رب، ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے۔

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿۹۱﴾

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ - اور کہا سرداروں نے جنہوں نے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ - انکار کیا ان کی قوم میں سے

لَىِٕنِ - بیشک اگر

اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا - تم لوگوں نے پیروی کی شعیب کی

اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ - تو یقیناً تم لوگ پھر تو ضرور ہی خسارہ پانے والے ہوگے

فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ - پھر پکڑا ان کو زلزلے نے

أَخَذَ يَأْخُذُ ، أَخْذًا - پکڑنا، لینا (IV)

فَاَصْبَحُوْا - تو وہ ہو گئے

أَصْبَحَ يُصْبِحُ ، إِصْبَاحًا - ہو جانا (ایک سے دوسری حالت میں) (IV)

فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ - اپنے (اپنے) گھر میں اوندھے منہ گرے ہوئے

جَثَمَ يَجْثُمُ ، جَثْمًا - سینے کو زمین سے لگانا - منہ کے بل لیٹنا

جَاثِم - اوندھے منہ لیٹنے / گرنے والا

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَىِٕنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾
فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۚۖ ﴿٩١﴾

اس کی قوم کے سرداروں نے، جو اس کی بات ماننے سے انکار کر چکے تھے، آپس میں کہا "اگر تم نے شعیبؑ کی پیروی قبول کر لی تو برباد ہو جاؤ گے، مگر ہوا یہ کہ ایک دہلا دینے والی آفت نے اُن کو آ لیا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے کے پڑے رہ گئے

The elders of his people who disbelieved said: 'Should you follow Shu'ayb, you will be utter losers. Thereupon a shocking catastrophe seized them, and they remained prostrate in their dwellings.

محمد اقبال

وَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿٩٠﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٩١﴾

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز چراغِ مُصطفویؐ سے شرارِ بُولہبی

- مدیَن کے سردار اور لیڈر اپنی قوم کو یقین دلا رہے تھے کہ شعیب جس ایمان داری اور راست بازی کی دعوت دے رہا ہے اور اخلاق و دیانت کے جن اصولوں کی پابندی کرانا چاہتا ہے، ان کو اگر مان لیا جائے تو ہم تباہ ہو جائیں گے
- ہماری تجارت کیسے چل سکتی ہے اگر ہم بالکل ہی سچائی کے پابند ہو جائیں اور کھرے سودے کرنے لگیں۔ اور ہم جو دنیا کی دو سب سے بڑی تجارتی شاہ راہوں کے چوراہے پر بستے ہیں، اور مصر اور عراق کی عظیم الشان متمدّن سلطنتوں کی سرحد پر آباد ہیں، اگر ہم قافلوں کو چھیڑنا بند کر دیں اور بے ضرر اور پر امن لوگ ہی بن کر رہ جائیں تو جو معاشی اور سیاسی فوائد ہمیں اپنی موجودہ جغرافی پوزیشن سے حاصل ہو رہے ہیں وہ سب ختم ہو جائیں گے اور آس پاس کی قوموں پر ہماری جو دھونس قائم ہے وہ باقی نہ رہے گی
- یہ بات صرف ۳۵۰۰ سال پہلے بسنے والی قومِ شعیب کے بارے میں ہی درست نہیں، ہر دور میں جاہلیت اور کفر کے علمبرداروں کا یہی خیال رہا ہے کہ تجارت اور سیاست اور دوسرے دنیوی معاملات جھوٹ اور بے ایمانی اور بد اخلاقی کے بغیر نہیں چل سکتے، اور اگر دنیا کی چلتی ہوئی راہوں سے ہٹ کر اس الٰہی دعوت کی پیروی کی تو قوم تباہ ہو جائے گی۔
- اتمامِ حجت ہو چکا، قوم نے رسول کی دعوت کو ماننے سے انکار کر دیا اور کفر چند مٹھی بھر ایمان والوں کو مزید اپنے اندر قبول کرنے کو تیار نہیں۔ اللہ کا حق کا فیصلہ آگیا، ایک شدید زلزلے نے ان کو آ لیا اور قوم شعیب نیست و نابود ہو گئی - كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۗ أَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُودُ 11:95

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۚ اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَقَالَ يٰقَوْمِ

الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا- وہ لوگ جنہوں نے جھٹلایا شعیب کو

كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا - تو گویا کہ وہ رہتے ہی نہ تھے

يَغْنَوْ اصل میں يَغْنَوْنَ تھا، لَمْ (جازم) کی وجہ سے جمع کا نون گر گیا

غَنِيَ يَغْنَى ، غِناءً - آباد ہونا، بسنا، مالدار ہونا

فِيْهَا - اس میں

اَلَّذِيْنَ كَذَّبُوْا شُعَيْبًا - جنھوں نے جھٹلایا شعیب کو

كَانُوْا - تھے

هُمُ الْخٰسِرِيْنَ - وہ لوگ ہی خسارہ پانے والے

فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ - توانہوں نے رخ پھیرا ان سے

تَوَلَّى يَتَوَلَّى ، تَوَلِّيًا - منہ پھیرنا (٧)

وَقَالَ يٰقَوْمِ - اور کہا اے میری قوم

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ﴿٩٣﴾

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ - یقیناً میں پہنچا چکا تم کو

اِبْلَاغ - پہنچانا

رِسٰلٰتِ رَبِّيْ - اپنے رب کے پیغامات

وَنَصَحْتُ لَكُمْ - اور میں نے خیر خواہی کی تمہاری

فَكَيْفَ اٰسٰى - تو (اب) کیسے میں افسوس کروں

(أ س و) أَسِيَ يَأْسَى ، أَسًى - افسوس کرنا

أٰسٰى - اصل میں اَءسٰى تھا، دوسرا حمزہ (ءَ) الف میں بدل کر اٰسٰى ہو گیا

عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ - ایک انکار کرنے والی قوم پر

الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَأَن لَّمْ يَغْنَوْا فِيهَا ۛ الَّذِينَ كَذَّبُوا شُعَيْبًا كَانُوا هُمُ الْخَاسِرِينَ ﴿٩٢﴾ فَتَوَلَّىٰ
عَنْهُمْ وَقَالَ يَا قَوْمِ لَقَدْ أَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَنَصَحْتُ لَكُمْ ۖ فَكَيْفَ آسَىٰ عَلَىٰ قَوْمٍ كَافِرِينَ ﴿٩٣﴾

جن لوگوں نے شعیبؑ کو جھٹلایا وہ ایسے مٹے کہ گویا کبھی ان گھروں میں بسے ہی نہ
تھے شعیبؑ کے جھٹلانے والے ہی آخر کار برباد ہو کر رہے، اور شعیبؑ یہ کہہ کر ان
کی بستیوں سے نکل گیا کہ "اے برادران قوم، میں نے اپنے رب کے پیغامات
تمہیں پہنچا دیے اور تمہاری خیر خواہی کا حق ادا کر دیا اب میں اُس قوم پر کیسے افسوس
کروں جو قبول حق سے انکار کرتی ہے"

Shu'ayb then departed from his people, and said: '0 my people! Surely I conveyed to you the message of my Lord, and gave you sincere advice. How, then, can I mourn for a people who refuse to accept the truth?

فَتَوَلّٰى عَنۡهُمۡ وَقَالَ يٰقَوۡمِ لَقَدۡ اَبۡلَغۡتُكُمۡ رِسٰلٰتِ رَبِّىۡ وَنَصَحۡتُ لَكُمۡ‌ ۚ فَكَيۡفَ اٰسٰى عَلٰى قَوۡمٍ كٰفِرِيۡنَ ﴿۹۳﴾

رسول کا اظہارِ افسوس

- رسول تباہی کی درخواست اس وقت اللہ سے کرتا ہے جبکہ پیمانہ صبر لبریز ہو جائے اور جب وہ تمام احکام قوم تک پہنچا چکا ہو، ساری باتیں سنا چکا ہو اور اب مزید کسی سعید روح کی آنے کی توقع ختم ہو چکی ہو
- رسول کی دعوت کے آغاز سے اس مقام تک ایک طویل جدوجہد، دعوت کا طویل تھکا دینے والا راستہ، اور آزمائشوں کا لمبا سلسلہ حائل ہوتا ہے
- شعیب علیہ السلام کی قوم پر یہ وقت آیا اور ان پر عذابِ الٰہی کا آنا یقینی ہوا تو آپ نے شہر مدین کو خیر باد کہا، یقیناً ایک بوجھل دل کے ساتھ کہ آپ تو ان کے ہمدرد اور خیر خواہ بن کے مبعوث ہوئے تھے
- اسی کا اظہار آپ نے قوم کے تباہ ہونے پر بھی کیا کہ میری قوم میں نے اپنے رب کے پیغامات تم تک پہنچائے، تمہاری رہنمائی کی بہت کوشش کی، اس ضمن میں کوئی کوتاہی نہیں برتی ہر اسلوب سے تمھیں بات سمجھائی، تمہارا خیر خواہ بن کر، مگر تم مان کر نہ دیئے (ایک داعی کا کردار — دعوت کا اسلوب)
- اب میں اس قوم پر کیا افسوس کروں جو دعوتِ حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیتی ہے، اس تباہی کا تمہارے اپنے سوا کوئی اور ذمہ دار نہیں

آیات 91 - 85

رکوع 11

- رسولوں کی تاریخِ دعوت کے سلسلہ میں پانچویں رسول (حضرت شعیب علیہ السلام) اور ان کی قوم کا قصہ
- حضرت شعیب علیہ السلام کی اپنی قوم کو توحید، مالی لین دین اور اقتصادی امور میں امانت و دیانت کی دعوت
- اہل مدین نے حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ان کا خیال میں لین دین اور مالی امور میں راستبازی سراسر گھاٹے کا باعث بنتی ہے
- دعوت حق کے انکار میں وہ اتنے آگے بڑھ گئے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کو جلاوطن کرنے یا انہیں واپس اپنی ملتِ کفر میں لانے کی دھمکی دے دی
- اللہ تعالیٰ نے اس سرکش اور منکرِ حق قوم کو ایک شدید زلزلے میں ہلاک کر ڈالا

اضافی مواد

Reference Material

حضرت شعیب علیہ السلام

- حضرت شعیب علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے، آپ کو اہل مدین اور اصحابِ ایکہ کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا گیا (بعض مفسرین کے مطابق اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ ایک ہی قبیلے کے دو نام ہیں اور بعض کے نزدیک یہ دو الگ قومیں تھیں، ایک قوم کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیبؑ دوسری قوم کی طرف مبعوث فرمائے گئے)
- كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا ذَكَرَ شُعَيْبًا عليه السلام قَالَ: ذَاکَ خَطِيْبُ الأَنْبِيَاءِ لِمُرَاجَعَتِهِ قَوْمَهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْحَكِيْمُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرِيُّ. امام محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب حضرت شعیب علیہ السلام کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: شعیب علیہ السلام اپنی قوم کی طرف تبلیغ کی خاطر (بار بار) رجوع کرنے کی بناء پر تمام انبیاء کرام علیھم السلام کے خطیب (خطیب الانبیاء) تھے۔
- قرآن مجید نے شعیبؑ کی قوم کا گناہ ان کی مالی بد عنوانی قرار دیا ہے جو ایک بڑے فساد کا عنوان تھا
- **قومِ شعیب کا فساد فی الارض** : قومِ شعیب جس فساد میں مبتلا تھی وہ کم فروشی کے ذریعے فساد، لوگوں کے حقوق غصب کرنے کا فساد، حقوق پر تجاوز کا فساد، معاشرتی میزان اور اعتدال کو درہم برہم کرنے کا فساد ،اموال اور اشخاص پر عیب لگانے کا فساد، لوگوں کی حیثیت، آبرو، ناموس اور جان کی حرمت پر تجاوز کرنے کا فساد تھا ۔ اس پر انہیں اللہ تعالیٰ سے متنبہ کیا گیا اور فرمایا لَا تُفۡسِدُوۡا فِى الۡاَرۡضِ اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ

کیا حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خُسر تھے

- بعض مفسرین نے حضرت شعیبؑ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خُسر قرار دیا ہے
- اس کی بنیاد یہ کہ جب موسیٰ علیہ السلام ایک قبطی کو مار کر مصر سے بھاگ کر مدین آئے اور ایک کنویں پر دو لڑکیوں کو جانوروں کو پانی پلانے میں مدد کی تو وہ انہیں اپنے باپ کے پاس لے گئیں اور انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے ۸ سال (بکریاں چرانے) کی اجرت کا معاہدہ کیا اور اس عرصے کے بعد ایک بیٹی کا نکاح ان سے کر لیا
- اِن مفسرین کے نزدیک ان لڑکیوں کا باپ حضرت شعیب علیہ السلام تھے اور یوں وہ موسیٰؑ کے خسر ہوئے
- پھر علامہ اقبال کا ایک شعر اس خیال کی مزید تقویت کا باعث بنا ؎

اگر کوئی شعیب آئے میَسّر　　　شبانی سے کِلیمی دو قدم ہے

- یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام آٹھ یا دس سال تک چرواہے کی حیثیت سے حضرت شعیب علیہ السلام کی خدمت میں رہے اور یہ اسی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ علیہ السلام چرواہے سے کلیم اللہ بن گئے
- اس مفروضہ کو اگر حقائق و واقعات کی روشنی میں پرکھا جائے تو یہ درست ثابت نہیں ہوتا۔
- اگر یہ فرض کیا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حضرت شعیب علیہ السلام سے ملاقات آپ علیہ السلام کے زمانۂ دعوت میں ہوئی تھی یعنی اس وقت تک ابھی اہل مدین آپ علیہ السلام کی تکذیب کر کے عذاب کے مستحق نہیں ہوئے تھے تو اس واقعہ کا رنگ بالکل ہی مختلف ہونا چاہیے تھا

کیا حضرت شعیبؑ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خُسر تھے

- اور اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس زمانے میں مدین پہنچے تھے جب اہل مدین پر عذاب آچکا تھا اور حضرت شعیب علیہ السلام اس وقت عذاب سے محفوظ رہ جانے والے مؤمنین کے ساتھ رہ رہے تھے تو ایسی صورت میں یہ ہر گز ممکن نہ تھا کہ اللہ کے رسول کی بیٹیاں یوں پریشان حال جنگل میں بکریاں چراتی پھرتیں اور امت میں سے کوئی ان کا پرسان حال نہ ہوتا۔
- بہر حال واقعہ کا انداز خود بتا رہا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ملاقات جس شخصیت سے ہوئی تھی وہ حضرت شعیب علیہ السلام نہیں تھے، بلکہ حضرت شعیب علیہ السلام کے ساتھ بچ جانے والے مؤمنین کی نسل میں سے کوئی نیک سیرت بزرگ تھے
- الدر المنثور في التفسير المأثور میں ایک روایت ہے جو ابن المنذر نے ابن جریج (رح) سے بیان کی ہے کہ حضرت موسیٰ کا نکاح دو میں سے بڑی بہن کے ساتھ ہوا جس کا نام صفورا تھا اور اس کا والد شعیبؑ کا بھتیجا تھا اس کا نام رعاویل تھا (اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بزرگ شعیب علیہ السلام نہیں تھے)

– اسی طرح شعیب علیہ السلام کی بارے میں بعض شاذ روایات سے یہ مشہور ہو گیا کہ آپ نابینا تھے لیکن یہ کسی مستند روایت سے ثابت نہیں ہوتا غالباً اس کی بنیاد بعض وہ روایات ہیں جن میں مذکور ہے کہ آپ نے بہت طویل عمر پائی اور ضعیف العمری میں آپ نابینا ہوگئے تھے